رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ Regd No. L 5254
بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹
روزنامہ
الفضل لاہور
فی پرچہ ۲ آنہ
یوم :- شنبہ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ
جلد ۴۳/۸ | ۱۸ فتح ۱۳۳۳ ھش | ۱۸ دسمبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۲۲۹

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۱۶ دسمبر۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خراب ہے۔ درد ہے۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب آنکھ کا اپریشن کروا آئے ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ گردہ کا درد نہیں۔ بلکہ لمبیگو ہے۔ جو گاؤٹ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ لیکن آج پیشاب ٹیسٹ کروایا ہے۔ پیپ کے جراثیم پائے گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید گردے کی ہی درد ہو احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۵ دسمبر۔ مکرم ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب کے ہاں ۱۵ دسمبر کو فرزند تولد ہوا۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کی دعا فرمادیں۔

کراچی میں منصوبہ بندی کانفرنس

کراچی ۱۷ دسمبر۔ کل کراچی میں صوبائی وزراء اعلیٰ اور مرکزی منصوبہ بندی بورڈ کی کانفرنس ہوگی جس میں آئندہ ترقیاتی منصوبوں کے متعلق بات چیت کی جائے گی۔ مشرقی بنگال کی طرف سے قائم مقام گورنر سر تھامس ایلس اس میں شرکت کریں گے۔ بعض صوبوں کے ترقیات کے وزیر بھی اس میں شریک ہوں گے۔ اس کانفرنس میں اس امر پر غور کیا جائے گا کہ صوبوں اور مرکزی منصوبہ بندی میں رابطہ کس طرح پیدا کیا جائے۔ مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بنانے کے پیش نظر آئندہ منصوبہ بندی اور اس پر عملدرآمد کے لئے بھی بات چیت کی جائیگی۔

مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کی انتظامی تیاریوں کا اعلان کر دیا گیا

نئے صوبے میں پچاس ضلعے اور دس کمشنریاں ہونگی نظم و نسق کے متعلق انتظامات پر غور کرنے کیلئے ایک کونسل کا قیام

کراچی ۱۷ دسمبر۔ مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کی انتظامی تیاریوں کا اعلان کر دیا گیا ہے آج شام ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ نئے صوبے کا انتظامی ڈھانچہ وہی ہوگا جو عام طور پر ایک صوبے کا ہوتا ہے۔ نئے صوبے کا ایک گورنر ایک وزیر اعلیٰ۔ ایک کابینہ اور ایک سکرٹریٹ ہوگا۔

نئے صوبے میں پچاس ضلعے اور ایجنسیاں اور دس کمشنریاں ہوں گی۔ کمشنروں اور ضلع افسروں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دیئے جائیں گے مغربی پاکستان کے تمام علاقے خواہ وہ مرکز کے ماتحت ہیں یا گورنر جنرل کے مجوزہ صوبہ میں شامل ہوں گے۔ چنانچہ کراچی اور قبائلی علاقے بھی اسی صوبہ میں شامل ہوں گے۔ البتہ وفاقی دارالحکومت کا علاقہ مرکز کے ماتحت ہوگا۔ کراچی کا نظم و نسق ایک افسر کے سپرد ہوگا۔ جسے کمشنر کا نام دیا جائیگا قبائلی علاقے کے موجودہ انتظام میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ اغلباً قبائلی علاقہ کا ایک ریذیڈنٹ وزیر مقرر کیا جائے گا۔

مغربی پاکستان کی ترقی کے تمام بڑے بڑے منصوبے ایک واحد اقتصادی ادارہ کے سپرد کر دیئے جائیں گے۔ ملازمتوں میں بھرتی کی موجودہ پالیسی میں فی الحال کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ جہاں ضلعوں اور ڈویژنوں کی بنا پر ملازمتیں دی جاتی ہیں۔ آئندہ بھی اسی بنیاد پر دی جائیں گی۔ لیکن جو ملازمتیں صوبائی بنیاد پر دی جاتی ہیں۔ وہ آئندہ دس سال تک تناسب کے اعتبار سے پُر کی جائیں گی۔ ملازمتوں میں قبائلی علاقوں کی نمائندگی کو ممکن ہے دس سال سے زیادہ عرصہ کے لئے بھی جاری رکھا جائے۔ سرکاری ملازمتوں کے متعلق تمام انتظامات پر ایک کونسل غور کریگی اس کونسل کا نام مغربی پاکستان کے نظم و نسق کی کونسل ہوگا۔ یہ کونسل تین ماہ میں مرکزی حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

چین اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے بات چیت کرنیکو تیار ہوگیا

پیکنگ ۱۷ دسمبر۔ چین نے جن گیارہ امریکی ہوابازوں کو جاسوسی کے الزام میں قید کیا ہوا ہے وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی ان کے متعلق اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ سے بات چیت کرنے کو تیار ہوگئے ہیں۔ اس سلسلہ میں مسٹر ہیمر شولڈ نے پیکنگ آنے کی جو خواہش ظاہر کی تھی۔ اسی کے جواب میں وزیر اعظم چین نے ان سے بات چیت کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔

مغربی بنگال کے پانچسو ہڑتالی پولیس مینوں کی گرفتاری

نئی دہلی ۱۷ دسمبر۔ آج صبح مغربی بنگال کی پولیس نے کلکتہ کے ان چار سو پولیس کے آدمیوں کو گرفتار کر لیا جنہوں نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ ہندوستانی پارلیمنٹ میں وزیر داخلہ ڈاکٹر کاٹجو نے بتایا کہ ان لوگوں کی گرفتاری سے پہلے فوج سے پولیس کی امداد کے لئے کہا گیا تھا۔ اسلئے متاثرہ علاقہ کو گھیرے میں لینے سے پہلے فوج بلائی گئی۔ مغربی بنگال کے بعض اور ضلعوں میں پولیس کے سو اور آدمیوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ جنہوں نے ہڑتالیوں کی حمایت میں ہڑتال کر دی تھی۔ ڈاکٹر کاٹجو نے یہ تفصیل ایک تحریک التواء کے سلسلہ میں بتائی۔ جس میں کہا گیا تھا۔ کہ ہڑتالی پولیس مینوں سے چارج لینے کے لئے جو فوج طلب کی گئی تھی۔ اس پر بحث کی جائے۔ سپیکر نے یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

ربوہ ۱۷ دسمبر۔ بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم میاں عبد الرحیم احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید کے ہاں آج صبح ساڑھے سات بجے لڑکی پیدا ہوئی۔ نومولودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نواسی اور مکرم مولوی علی احمد صاحب بھاگلپوری کی پوتی ہے۔ نومولودہ کی والدہ سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت پہلے سے کمزور چلی آرہی تھی۔ چند ماہ سے کھانسی کی تکلیف تھی۔ اور اب پیدائش کے بعد عام صحت بے حد کمزور ہے۔ نیز کھانسی اور سینہ میں درد کی تکلیف بھی ہے۔ احباب نومولودہ کی درازی عمر خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے ساتھ سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

ادارہ الفضل اس ولادت باسعادت پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مکرم میاں عبد الرحیم احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے

ملاقات کا پروگرام!

۱۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام حسب ذیل ہے احباب کو چاہیئے۔ کہ وقت مقررہ پر پہونچنے کی کوشش فرمائیں۔

۲۔ جماعتوں کے سامنے جو وقت دیا گیا ہے۔ جماعتیں اس کا خاص خیال رکھیں۔ کہ وقت کے اندر ان کی جماعت ملاقات ختم کرلے۔

۳۔ جو جماعت کسی وجہ سے ملاقات نہ کرسکے گی۔ اس کو ۲۹ دسمبر ۱۹۵۲ء کو وقت مل سکے گا۔ یہ نہیں ہوگا کہ دوسری جماعتوں کے پروگرام کو بدلا جائے۔

۴۔ وقت مقررہ کی پابندی دیر وقت جماعتوں کو ترتیب دیتے وقت بھی بتادیا جائے نہایت ضروری ہے۔ امید ہے۔ انتظامی وقتوں کے مدنظر احباب جماعت تعاون فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

۵۔ ملاقات صبح ۸ بجے اور شام ۷ بجے شروع ہُوا کرے گی۔

۶۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت امسال گذشتہ سالوں کی نسبت کمزور ہے۔ اس لئے احباب اسبات کا خیال رکھیں۔ کہ اگر حضور ایدہ کی طبیعت کی خرابی کے سبب کسی پروگرام میں تبدیلی کرنی پڑی۔ تو اس کا اعلان کردیا جائے گا۔

۷۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے احباب کا تعارف ملاقات کرواتے وقت فرمائیں۔ اور ملاقات بروقت ختم کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

نام جماعت	وقت	نام جماعت	وقت
۲۶ دسمبر صبح ۸ بجے		**۲۸ دسمبر صبح ۸ بجے**	
جماعتہائے جھنگ شہر و ضلع	۲۵ منٹ	جماعتہائے گجرات شہر و ضلع	۵۰ منٹ
" آزاد کشمیر	۱۰ "	بیعت	۱۰ "
۲۶ دسمبر شب ۷ بجے		جماعتہائے مظفرگڑھ شہر و ضلع	۳ "
جماعتہائے گوجرانوالہ شہر و ضلع	۴۰ "	ایسٹ پاکستان	۵ "
" منٹگمری	۴۰ "	**۲۸ دسمبر شب ۷ بجے**	
" صوبہ سرحد	۵۰ "	جماعتہائے راولپنڈی شہر و ضلع	۲۰ "
" ریاست بہاولپور	۲۰ "	جہلم " "	۲۵ "
۲۷ دسمبر صبح ۸ بجے		بیعت	۱۰ "
جماعتہائے صوبہ سندھ	۲۵ "	جماعتہائے کراچی	۴۰ "
" ڈیرہ غازیخاں شہر و ضلع	۱۳ "	" کوئٹہ بلوچستان	۲۰ "
" ملتان " "	۲۵ "	شیخوپورہ شہر و ضلع	۴۰ "
۲۷ دسمبر شب ۷ بجے		**۲۹ دسمبر صبح ۹ بجے**	
جماعتہائے لاہور شہر و ضلع	۳۵ "	جماعتہائے لائلپور شہر و ضلع	۱ گھنٹہ ۲۰ منٹ
" میانوالی " "	۳ "	" سرگودھا " "	۵۰ منٹ
" کیمل پور اٹک " "	۸ "	بیعت	۱۰ "
بیعت		" ہندوستان	۵ "
جماعتہائے سیالکوٹ شہر و ضلع	۱ گھنٹہ ۳۰ منٹ	بیرونی ممالک	۵ "

جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریری مقابلہ

اٹھائیس دسمبر بعد نماز فجر مسجد مبارک میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایک تقریری مقابلہ ہوگا۔
تقریر مندرجہ ذیل عنوانوں پر کی جاسکے گی

۱۔ "مطالبات تحریک جدید"
۲۔ "ہمارے اسلاف"
۳۔ "مسلمان شہری"
۴۔ "اسلام اور مذہبی رواداری"
۵۔ "قومی و نسلی تعصب اسلام کی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی روک ہے"
۶۔ "وقف زندگی"
۷۔ "اسلام کی نشاۃ ثانیہ"

تقریری مقابلہ میں حصہ لینے والے خدام کے نام بائیس دسمبر تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔ اس کے بعد موصول ہونے والے ناموں پر غور نہیں کیا جاسکے گا۔ (مہتمم تعلیم مرکزیہ)

جلسہ سالانہ سے متعلق ضروری اعلانات

احباب اپنے غریب بھائیوں کے لئے پارچات لائیں

ربوہ میں غریب بیوہ عورتیں رہتی ہیں۔ اور بعض یتیم بچے تعلیم پاتے ہیں۔ نیز بعض ایسے غرباء ہیں۔ جو باوجود محنت مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے کہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کرسکیں۔ میں صاحب استعداد اور مخیر حضرات سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے غریب بھائیوں یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعملہ پارچات فوراً بھجوا دیں۔ یا پھر جلسہ سالانہ پر ساتھ لیکر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دے کر رسید حاصل کریں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی)

ٹکٹ سٹیج کے متعلق ضروری اعلان

ٹکٹ سٹیج جلسہ سالانہ کے متعلق اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ایسی درخواستیں آخر نومبر تک قابل قبول ہوں گی۔ اس کے بعد بھی اعلان کیا گیا تھا کہ عرصہ معینہ گذر چکا ہے۔ لہذا احباب درخواستیں نہ بھجوائیں۔ مگر درخواستیں بدستور آرہی ہیں۔

تمام ایسے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تاریخ معینہ کے بعد موصولہ درخواستوں پر غور کرنے سے نظارت ہذا معذور ہے۔ امید ہے کہ احباب بُرا محسوس نہ کریں گے۔ جو درخواستیں آخر نومبر تک موصول ہوئی ہیں۔ ان کے متعلق بھی ایک کمیشن فیصلہ کرے گا۔ اور صرف مستحقین کے لئے ہی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ احباب مطلع رہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

والدین کی توجہ کے لئے

(۱) جو دوست اس دفعہ اپنے بچوں کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ساتھ لا رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنے بچوں کی خود اچھی طرح سے نگرانی رکھیں۔ عدم احتیاط کے نتیجہ میں اکثر بچے گم ہوتے رہتے ہیں

(۲) گم شدہ بچوں کو ان کے والدین تک پہونچانے کے لئے کارکنان کو بہت زیادہ دقت اٹھانا پڑتی ہے۔ اس دقت کو رفع کرنے کے لئے والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے بچوں کی جیب میں ایک شناختی کارڈ تحریر کرکے ڈال دیں۔ جس پر بچہ کا نام۔ والد کا نام۔ مقام جماعت مع ضلع اور قیام گاہ کا پتہ درج ہو۔ امید ہے۔ اس کی پابندی کی جائے گی (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

جلسہ سالانہ پر صنعتی نمائش نہیں ہو گی

وکالت تجارت نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک صنعتی نمائش کے انعقاد کا انتظام کیا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت کم احباب نے اس میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ اس بناء پر اس کا ارادہ ترک کردیا گیا ہے۔ اس لئے جلسہ کے موقعہ پر نمائش نہیں ہوگی۔ احباب مطلع رہیں۔ (وکالت التجارت تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

۱۔ میں عرصہ تقریباً تین سال سے لگاتار بیمار چلا آرہا ہوں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے (خاکسار: غلام سرور احمدی سٹھیالوی خورد ۲۵ تحصیل ضلع شیخوپورہ)

۲۔ میری اہلیہ اکثر علیل رہتی ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (احمد حسین ماچھو لاہور)

۳۔ احباب میری اہلیہ کی صحت کاملہ کے لئے اور مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار خواجہ محمد شریف ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر پشاور چھاؤنی)

۴۔ میرے دو پوتے اور ایک پوتی زکام کھانسی اور نزلہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے واسطے دعا فرمائیں۔ (سید غلام حسین شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھلوال۔)

۵۔ سید محمد سعید سلیم صاحب آف دار التجلید اردو بازار لاہور حضہ بخار بیمار ہیں۔ اور ان کا چھوٹا لڑکا ۱۵ دن سے ٹائیفائڈ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔ اور سلسلہ کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ (محمد یحییٰ ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

۶۔ میری ہمشیرہ صاحبہ عرصہ دو ماہ سے پنڈ دادنخاں میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ کمزوری حد سے بڑھ چکی ہے۔ احباب صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (حکیم ظفر الدین احمد شیخوپورہ)

۷۔ میری اہلیہ عرصہ سے خطرناک بیماری میں مبتلا ہے۔ احباب سے دعائے صحت کی التماس ہے۔ نیز عزیز سلطان احمد ہیڈ کنسٹیبل گھوڑے سے گر گئے ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی درخواست دعا ہے (شیخ رشید احمد آف سنگرور حال دفتر ٹی۔ آئی کالج ربوہ)

۸۔ عبدالہادی ناصر متعلم جامعۃ احمدیہ فرسٹ ائیر کے سہ ماہی امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ نیز میرے چچازاد بھائی بشارت احمد ملک بھی میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں (۲) میرے ماموں فضل احمد صاحب بھیروی عرصہ دو سال سے بیمار چلے آتے ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسلم شریف بھیروی)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۵۲ء

خلفشار کو دور کیا جائے

260

کل کے الفضل میں ہم نے لکھا تھا کہ مصر کے حالیہ واقعات کے متعلق دو انتہا پسند متضاد گروہ ہیں۔ ایک وہ جو اخوان کو سراسر حق پر سمجھتا ہے۔ اور دوسرا وہ جو انہیں سراسر غلطی پر سمجھتا ہے۔ ہم نے لکھا تھا کہ ان دو انتہا پسندوں کے درمیان ایک تیسرا گروہ بھی ہے۔ جو ان واقعات پر افسوس کناں ہے۔ مگر جو اس لحاظ سے بھی ان واقعات پر سوچتا ہے۔ کہ اسلامی ممالک کی یہ خانہ جنگی جو اسلام کے نام پر مختلف اسلامی ممالک میں ہو رہی ہے ختم کی جائے اور اس مسئلہ کو جلد از جلد حل کیا جائے تاکہ اسلامی ممالک اور خود اسلام کی جو بدنامی ہو رہی ہے وہ نہ ہو اور مسلمان اقوام بھائیوں کی طرح مل کر اپنے اپنے ممالک کی ترقی و بہبود کی طرف متوجہ ہوں۔

ذیل میں ہم روزنامہ کوہستان راولپنڈی کے ایک نوٹ سے کچھ حوالے پیش کر کے ثابت کرتے ہیں۔ کہ جن دو انتہا پسند گروہوں کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ایک گروہ کس طرح ان واقعات کو نہایت قابل اعتراض صورت میں پاکستانی عوام کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ جس سے ان لوگوں کی غرض سوائے اس کے کچھ نہیں ہے۔ کہ اپنے ذاتی نقطۂ نظر کا پروپیگنڈا کر کے عوام کے جذبات کا ناجائز فائدہ اٹھایا جائے۔ خواہ اس سے ملک میں انتشار اور بدامنی پھیلے اس کی اس گروہ کو کوئی پرواہ نہیں۔ کوہستان لکھتا ہے۔

"ٹائمز لنڈن نے لکھا ہے کہ انتزاع خلافت کے بعد مسلمانوں نے ہمہ گیر طور پر جس واقعہ کا سب سے زیادہ ماتم کیا ہے۔ وہ اخوان المسلمون کے شہداء کا حادثہ ہے۔ اس سزایابی کے خلاف عرب ممالک میں اتنے مظاہرے ہوئے ہیں کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس نے پاکستان اور انڈونیشیا کے ردّ عمل کا ذکر بھی کیا ہے۔

ٹائمز نے لکھا ہے کہ سوڈان میں گورنر جنرل نے اپنے ہنگامی اختیارات سے کام لیتے ہوئے پارلیمنٹ کا اجلاس روک دیا۔ ورنہ حکومت مصر پر شدید نکتہ چینی کی جاتی۔ اور مصر و سوڈان کے تعلقات انتہائی ناخوشگوار ہو جاتے۔

ٹائمز اخوان کا نمبر ایک دشمن ہے۔ اس اداریے میں بھی اس نے اپنے دل کی بات چھپانے کی کوشش نہیں کی ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ واقعات پر پردہ ڈالنے میں اسے ... کمال نہیں۔ جو ہمارے ملک کے ایک خاص فرقے اور مخصوص نظریے کے لوگوں کو حاصل ہے۔

اس عالمگیر ماتم کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اخوان عالم اسلام اور مصر کے غدار ہیں۔ تو کیا ساری دنیا کے مسلمان قاتل اور ڈاکو ہیں۔ جو ان "مذہبی جنونیوں" کے انجام پر آنسو بہا رہے ہیں۔ کیا پاکستان کے قادیانیوں اور ان کے ہمسفروں کے سوا اس بات سے ہر مسلمان بے خبر ہے کہ یہ اسلام کے دوست نہیں دشمن تھے؟"

اس عبارت کو پڑھنے سے قاری پر یہی اثر پڑتا ہے کہ کوہستان پاکستان کے ایک خاص فرقہ کو بدنام کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کے خلاف ملک میں منافرت کے جذبات ابھارنا چاہتا ہے۔ اور وہ خاص فرقہ جیسا کہ اس نے خود ہی آگے یہ پردہ اٹھا دیا ہے "قادیانی" ہے اور اس کے ہمسفر۔

ہم نے الفضل میں مصر کے واقعات پر دلی ہی افسوس کیا ہے جیسا کہ کسی دوسرے کو افسوس ہوگا۔ لیکن ہم نے اسلامی ممالک کی اس اندرونی کشمکش کے مٹانے کے لئے غور کرنے کی طرف بھی توجہ مزید دلائی ہے۔ اور اس کے اسباب پر ضرور بحث کی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ اس کی ایک بیّن وجہ اسلامی ممالک میں اسلام کے نام پر سیاسی پارٹیوں کا وجود ہے جو بالجبر متقین کی حکومت قائم کرنا چاہتی ہیں۔

اب بجائے اس کے کہ اس مسئلہ پر اصولی بحث کی جاتی۔ کوہستان نے "قادیانیوں" پر ایک الزام تھوپ دیا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان اخوان کے انجام پر آنسو بہا رہے ہیں۔ تو "قادیانیوں" کو اس سے کدکی آخر کیا وجہ ہے؟ ہم تو صرف اتنا کہتے ہیں کہ بے شک اخوان کے انجام پر رونا فطری ہے۔ مگر ان واقعات کا جو پہلو سب سے زیادہ غور طلب ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایسی تدابیر اور تجاویز پر غور کیا جائے۔ کہ ایسے واقعات اسلامی ممالک میں آئندہ وقوع پذیر ہونے نہ پائیں۔ اور اس غرض کے لئے ان وجوہات پر غور کیا جائے۔ جن کی بنا پر مصر میں یہ واقعات ہوئے ہیں۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ ہماری رائے میں ایسے واقعات اس اسلامی اصول کی خلاف ورزی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ کہ کسی اسلامی ملک میں اسلام کے نام پر الگ سیاسی پارٹی بنا کر متقیوں کو برسر اقتدار لانے کی جدوجہد حرام ہے۔ خاص کر جب کوئی ایسی پارٹی بصورت امکان "قوت" کے استعمال کو بھی جائز سمجھتی ہو۔ اگر یہ اسلامی اصول نہیں تو پھر ثابت کیا جائے کہ محض اشتعال انگیزی کے لئے کسی خاص فرقہ پر طنز کرنا کہاں کا اسلامی فعل ہے؟

ہم یہ کہتے ہیں کہ جس کے دل میں اسلام کا ذرا سا بھی درد ہے۔ اسے ایسے واقعات پر اس لحاظ سے بھی خون کے آنسو رونا چاہیئے کہ اسلامی ممالک میں اسلام کے پاک اور مقدس نام پر ایسا اندرونی خلفشار رونما ہو رہا ہے۔ جس سے نہ صرف اسلام ہی دنیا میں بدنام ہو رہا ہے۔ بلکہ خود ایسے ممالک کی تباہی کا بھی خطرہ ہے۔

اس کے آگے "کوہستان" اخوان مصر کی خوبیاں بیان کرتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ اخوان کو پاکستانیوں سے بڑی ہمدردی تھی۔ حالانکہ مصر کی قومی تحریکیں پاکستان کے خلاف تھیں وغیرہ وغیرہ چنانچہ لکھتا ہے۔

> جب مسلمان ملکوں کی قوم پرست جماعتیں در پردہ نہرو کی حمایت کر رہی تھیں تو یہی لوگ تھے جو کہ پاکستان کے مفاد کے لئے غیر سرکاری سفیر کے فرائض انجام دے رہے تھے۔

اس ضمن میں کوہستان نے اخوان کے متعلق جو کچھ لکھا ہے بجا اور درست ہے۔ اور اس سے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا کسی اسلامی کہلانے والی جماعت کی یہ خوبیاں اسے اس امر کا مجاز ٹھہراتی ہیں۔ کہ وہ اسلامی اصول کی خلاف ورزی کر کے اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بنائے۔ اور قائم شدہ حکومت کے خلاف ملک و قوم میں نفرت پھیلائے۔ اور محض سیاسی معاملات کے اختلاف پر چنگے بھلے مسلمانوں کو فاسق و فاجر اور خدا جانے کیا کیا نام دے۔ آخر یہ کونسا اسلام ہے؟ بے شک ایسے ... حکومت کو مشورہ دینا ہر مسلمان ... جماعت کا پیدائشی حق ہے۔ اور اس حق کو کوئی نہیں چھین سکتا۔ مگر غور کرنا چاہیئے کہ کیا موجودہ حکومت مصر کا سر پھر گیا ہے۔ کہ وہ بیٹھے بٹھائے ایک مقتدر اسلامی جماعت ... کھڑی ہوئی ہے۔ اور ساری دنیا میں اپنی رسوائی کروانے پر تل گئی ہے۔ کیا دنیا میں کوئی نادان سے نادان ایسی حکومت ہو سکتی ہے کہ وہ خواہ مخواہ ایسی مصیبت اپنے سر ڈال لے۔

ہم اس لئے نہیں کہہ رہے کہ ہم اخوان اور حکومت مصر کے درمیان محاکمہ کرنے بیٹھے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا اسلام کے نام پر حکومت کے خلاف ہر قسم کی سرگرمیاں اسلام میں جائز ہیں؟ کیا مسلمان محض ان الحکم الا للہ کا نعرہ لگا کر جو چاہے کر سکتا ہے۔ خواہ اس سے ملک میں فتنہ و فساد ہی برپا ہوتا ہو؟ ہم یہ اس لئے عرض کرتے ہیں کہ وہ تمام لوگ جو اخوان کو سراسر فرشتہ سمجھتے ہیں۔ اور مصری حکومت کے ارکان کو فرعنہ تک کا خطاب دے رہے ہیں۔ وہ اس پہلو پر بھی غور کریں۔ اور اعتدال کی حدود سے اس طرح نہ گزر جائیں کہ جذبات کی رَو میں بہ کر دوسرے اسلامی ممالک میں بھی خدانخواستہ ایسے واقعات ہونے لگیں۔ اگر اسلام میں ایسی سیاسی پارٹیاں جائز ہوتیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خوارج جیسے بظاہر متدین اور متقی گروہ کے متعلق یہ نہ کہتے۔ کہ ان کا ان الحکم الا للہ کا نعرہ غلط ہے۔ کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلام سے محبت نہیں تھی۔ یا وہ مسلمانوں کا ناحق خون بہانا چاہتے تھے۔ اس لئے برادران! اخوان کے انجام پر اسی لئے رونا کافی نہیں ہے کہ مسلمانوں کا خون بہا ہے۔ بلکہ اس لئے بھی رونا چاہیئے۔ کہ اسلامی ممالک میں اسلام کے نام پر سخت خلفشار پیدا ہو رہا ہے۔ اور صرف رونا ہی نہیں چاہیئے۔ بلکہ دوراندیشی کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اس خلفشار کی جتنی جلد ہو سکے تاکہ بندی کی جائے۔ اور اسلامی ممالک کے دردمند دل رکھنے والے اکابر سر جوڑ کر بیٹھیں اور اس کا کوئی علاج سوچیں۔ تاکہ مسلمان مسلمان کا خون نہ بہانے پائے۔ اسلام بدنام نہ ہو۔ اسلامی ممالک خانہ جنگی سے برباد نہ ہوں۔

روزنامہ کوہستان راولپنڈی لکھتا ہے۔

"اخوان پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ تشدد سے کرنل ناصر کی حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے تھے۔ اور انہیں قتل کرنا چاہتے تھے۔

اولاً تو یہ الزام بالکل غلط ہے۔ اور دوسرے یہ ایک پامال شدہ الزام ہے۔ ہر فاشسٹ حکومت اپنے مخالفین پر یہی الزام عائد کر کے انہیں کچلتی ہے۔

یہ الزام کرنل ناصر کو اس لئے سوجھا کہ انہوں نے خود ایک قانونی حکومت کا تختہ غیر قانونی ذرائع سے الٹا ہے ... بات ہے کہ وہ حکومت اسی بات کی مستحق تھی۔ کہ اسے ختم کر دیا جائے۔

اگر ناصر فاروق کی حکومت کا تختہ الٹنے میں ناکام رہتے۔ تو آج ان کا حشر بھی وہی ہوتا جو وہ اپنے مخالفین کا کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی خوش قسمتی تھی۔ کہ ان کی حکومت کو اخوان نے سہارا دیا۔ اور عوام مطمئن ہو گئے۔"

(تسنیم ۱۸ دسمبر ۱۹۵۲ء)

"کوہستان" اخوان کی وکالت کے جوش میں یہ نظر انداز کر گیا ہے۔ کہ اگر فوجی انقلاب میں اخوان نے مدد کی تھی۔ تو کرنل ناصر اور اخوان اس میں برابر ہیں۔ بلکہ اس سے کیا یہ واضح نہیں ہوتا۔ کہ اخوان نے فاروقی حکومت کے خلاف تشدد میں حصہ لے کر یہ ثابت کر دیا کہ اخوان تشدد سے حکومت کا تختہ الٹنا جائز سمجھتے ہیں

(باقی دیکھیں ص ۵ پر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کی اہمیت

(۵)

(از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب بی-اے کوروال ضلع سیالکوٹ)

"وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور جو شخص بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا۔ وہ محروم ازلی ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۵-۱۲۶)

میں اپنے سابقہ مضامین میں بتا چکا ہوں۔ کہ دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اول تو انسان کو ایک رہبر کامل ملے جو جامع جمیع کمالات ہو۔ جو اپنے متبوع کو اپنے رنگ میں رنگین کرے۔ اور دوسرے ان کا متبع کمال فرمانبرداری اور اطاعت سے کام لے۔ اور یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک ایسے رہبر کامل ہیں۔ جنہوں نے دنیا میں توحید حقیقی قائم کی۔ جو ساری قوموں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔ اور آپ کے اسوہ کو اللہ تعالےٰ نے اسوۂ حسنہ قرار دیا۔ اسی سلسلہ کے تسلسل میں عرض کرتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو اسوۂ حسنہ قرار دینے کا کیا مفہوم ہے۔ کیا یہاں محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک فضیلت بیان کرنا مقصود تھا؟ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ ایک بہت بڑی فضیلت ہے۔ جو آپ کو ملی۔ مگر اس کی غرض وغایت کیا تھی۔ اس بیان سے اللہ تعالیٰ کا مقصود بالذات کیا تھا؟

اس کا مقصد یہی تھا۔ کہ اب بنی نوع انسان کی نجات کے اور سب دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ جو چھوٹے تھے اور ایک بہت بڑا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ ہر طالب نجات کو دعوت عام ہے۔ وہ سیاہ فام ہو یا سفید وہ مشرق کا ہو یا مغرب کا۔ وہ شمال سے آئے یا جنوب سے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ کو اپنائے گا۔ اور اس طریق پر عمل کریگا۔ خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور انوار الٰہی کا وارث بنے گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا۔

(۱) یا ایہا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم (نساء ع ۹)

اے وے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اطاعت کرو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اور اپنے میں سے اولی الامر کی۔

(۲) یا ایہا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ ورسولہٗ ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وھم لا یسمعون (سورہ انفال ع ۳)

ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تابعداری کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اس سے مت پھرو۔ اور تم سنتے ہو۔ اور ان لوگوں کی مانند مت ہو جاؤ۔ جو کہتے ہیں ہم سنتے ہیں۔ اور وہ نہیں سنتے۔

(۳) الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہٗ مکتوبًا عندھم فی التورٰۃ والانجیل یامرھم بالمعروف وینھٰھم عن المنکر ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث ویضع عنھم اصرھم والاغلل التی کانت علیھم۔ فالذین اٰمنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولٰئک ھم المفلحون (اعراف ع ۱۹)

ترجمہ:۔ جو اس امی رسول کی تابعداری کرتے ہیں۔ اور وہ جو پاتے ہیں لکھا ہوا نزدیک اپنے انجیل اور تورات میں۔ حکم کرتا ہے ان کو ساتھ بھلائی کے اور روکتا ہے ان کو نامعقول چیز سے اور حلال کرتا ہے ان کے لئے پاکیزہ چیزیں اور حرام کرتا ہے اوپر ان کے ناپاک چیزیں۔ اور اتار رکھتا ہے ان سے بوجھ ان کے اور طوق جو تھے اوپر ان کے۔ پس جو لوگ ایمان لائے ساتھ اس کے اور قوت دی اس کو۔ اور پیروی کی اس نور کی جو اتارا گیا ہے ساتھ اس کے۔ یہ لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

(۴) فاٰمنوا باللّٰہ ورسولہ النبی الامی الذی یومن باللّٰہ وکلمٰتہٖ واتبعوہ لعلکم تھتدون (سورہ اعراف ع ۲۰)

پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور اس کے رسول پر جو نبی امی ہے۔ جو اللہ پر اس کی باتوں پر ایمان لاتا ہے اور اسکی پیروی کرو۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

غرض بیسیوں آیات قرآن مجید سے ایسی ملتی ہیں۔ جن کو میں طوالت کے ڈر سے چھوڑتا ہوں۔ جن میں رسول پاک پر ایمان لانے اور ان کی پیروی و اتباع کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تاکہ انسان فلاح اور ہدایت اور ہدایت کی منزل مقصود پا سکے۔ مندرجہ بالا آیات میں اختصار کے ساتھ جو مضامین بیان ہوئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اولی الامر کی اطاعت ضروری ہے۔ صرف ان پر ایمان لانا ہی کافی نہیں۔

(۲) اللہ تعالےٰ کے رسول کی اتباع مستقل مزاجی سے کرو۔ اور پھر اتباع رسولؐ سے روگردانی نہ کرو۔ اور تمہاری اتباع حقیقی طور پر دل وجان اور حضور قلب سے ہونی چاہیئے۔

(۳) اتباع رسول اس لئے کرنی ضروری ہے۔ کہ وہ نیکیوں کا حکم دیتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے۔

(۴) حلال اور حرام میں تمیز پیدا کرواتا ہے۔

(۵) فلاح پانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ رسول پر ایمان لا کر اس کی مدد کی جائے۔ اور جس مقصد کو لے کر وہ دنیا میں آیا ہے۔ اسے پھیلایا جائے۔ کیونکہ نبی کی مدد یہی ہے۔ کہ جس مقصد اور نصب العین کو لے کر وہ رسول کھڑا ہوا ہے۔ اس کی تکمیل کرے۔ اور اس کا موید و ناصر ہو۔ اور وہ اس نور کا سچا متبع ہو۔ جو اس پر اتارا گیا۔ تا وہ نور اور روشنی اسے بھی نورانی وجود بنا سکے۔ تبھی انسان فلاح پا سکتا ہے۔

(۶) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچی پیروی اور تابعداری ہی سے ہدایت مل سکتی ہے۔ کیونکہ وہی شمع ہدایت ہیں۔

ان نتائج کو سامنے رکھ کر آج ہر مسلمان ہونے کا مدعی اور ہر مومن ہونے کے دعویدار کے لئے سوچنے کا مقام ہے۔ کہ وہ کس حد تک اپنے دعوے میں حق بجانب ہے۔ وہ تاریک راتوں کی تنہائیوں میں غور کرے۔ کہ کہاں تک وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سچا متبع ہے۔ اور وہ اپنے نفس کو ٹٹولے اور غور کرے۔ اور پھر غور کرے۔ کہ کس حد تک اس کی زندگی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مدد دینے میں گذر رہی ہے۔ آیا کبھی اس نے اس پیغام کو دنیا میں پہنچانے کی کوشش کی۔ جو پیغام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لائے۔ آیا اس پیغام کے پہنچانے کے لئے کبھی اس کے دل میں تڑپ پیدا ہوئی۔ آیا وہ کبھی دیوانہ وار تبلیغ اسلام کے لئے نکلا۔ آیا اس نے اسلام کی اس بے کسی کے زمانہ میں مدد کی۔ آیا اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے تبلیغ اسلام کی راہ میں مشقتیں اور مصیبتیں اور کوفتیں برداشت کیں۔ آیا اس کے دل نے کبھی اس درد کو محسوس کیا۔ جو آقائے نامدارؐ کے دل میں تھا۔ آیا اس نے کبھی اتباع رسولؐ میں لوگوں کو حق کی طرف بلایا۔ اور بری باتوں سے روکا۔ کیا اس نے اپنے فرائض کو پہچانا۔ اور کیا یوں اپنے عمل سے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ساتھ دیا۔ اگر تو نفس اس کا جواب ہاں میں دے۔ تو یقیناً وہ ایک خوش قسمت انسان ہے۔ اور وہ ایک ہیرا ہے جو قابل رشک ہے۔ وہ ایک دُرِ بے بہا ہے۔ وہ ایک پیارا اور درخشندہ ستارہ ہے۔ لیکن اگر نفس اسے یہ آواز دے کہ ان باتوں میں سے تجھ میں کوئی نہیں۔ بلکہ میں نے تو ایسے انسانوں کو کافر ٹھہرایا۔ جو تبلیغ اسلام کرنے کے لئے نکلے۔ میں خود تو گھر میں عیش وعشرت کرتا رہا۔ اور ان پر زبان طعن دراز کرتا رہا۔ جو تمام علائق کے باوجود دنیا کے کونے کونے میں اشاعت اسلام کر رہے ہیں۔ جن کا شب وروز اسی آرزو اور جدوجہد میں کٹتا ہے۔ کہ خدا اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بادشاہت پھر دنیا پر قائم ہو۔ اگر وہ محسوس کرے۔ کہ میں نے کبھی اسلام کی بقا کے لئے جدوجہد نہیں کی۔ اگر وہ محسوس کرے۔ کہ میرے ہاتھ بجائے ان ہاتھوں کو مضبوط کرنے کے کہ جنہوں نے خدمت اسلام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ان کے خلاف اٹھے۔ میری زبان نے انہیں گالیاں دیں۔ جنہوں نے اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا۔ تو یاد رکھے کہ وہ ہلاکت کے دروازہ پر کھڑا ہے۔ قریب ہے کہ ہوا کا ایک ہی جھونکا اسے ہلاک کر دے۔ اس کا رخ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف نہیں۔ بلکہ پشت ہے۔ وہ آپ کا موید نہیں مخالف ہے۔ اور وہ اتباع رسولؐ سے بہت دور ہے۔ وہ زندگی سے کوسوں دور ہے۔ اسے چاہیے کہ جلد از جلد اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور خدا اور اس کے رسولؐ کی اتباع میں لگ جائے۔ تا وہ فلاح اور ہدایت پائے۔ (باقی)

اعلان برائے جماعتہائے زیرین سندھ

دیکھا گیا ہے کہ بعض دوست اپنی شکایات اور فیصلہ طلب امور کے متعلق براہ راست مرکز سے رجوع کرتے ہیں۔ اس سے نہ صرف ایک انتظامی بے قاعدگی پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ صوبائی تنظیم تک معاملہ پہنچنے میں تاخیر بھی ہو جاتی ہے۔ اس لئے دوستوں کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حتی الوسع معاملات کو مرکز میں براہ راست نہ بھجوایا جائے۔ بلکہ صوبائی انجمن کے متعلقہ محکمہ سے رجوع کیا جائے۔ اگر کسی معاملہ کی اہمیت کے مدنظر مرکز کو بھی جلدی باخبر رکھنا ضروری سمجھا جائے۔ تو ایسی درخواست کی نقل مرکز میں بھی بھجوائی جا سکتی ہے۔ صدر صاحبان و دیگر کارکنان مقامی سے امید کی جاتی ہے۔ کہ یہ امر جماعتوں کو ذہن نشین کرایا جائیگا۔

خاکسار احمددین پراونشل امیر جماعت ہائے احمدیہ (زیرین سندھ)

درخواست دعا

عبد الباسط صاحب مولوی فاضل ابن میاں عبد الرحیم صاحب درویش لمبا عرصہ ٹائیفائڈ بیمار رہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کیا حکومتِ برطانیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کی حفاظت کے لئے کھڑا کیا تھا؟

عیسائی صاحبان کی نئی اور عجیب و غریب اپیج!

از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

جھوٹی بات کی بڑی علامت یہ ہے۔ کہ اسے استحکام حاصل نہیں ہوتا۔ وہ مالہ من قرار کی مصداق ہوتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے پیش کردہ عقائد و خیالات کی تردید کرنے کی بجائے آپ کے معاندین نے عوام کو یہ کہہ کر گمراہ کرنے کی کوشش کی کہ مرزا صاحب کو تو انگریزوں نے مقرر کیا ہے چونکہ عوام میں انگریزوں سے نفرت پیدا ہو رہی تھی اور سیاست کی چکی کا دور اسی طرح چل رہا تھا۔ اس لئے مخالفین کا یہ چال قدرے کارگر ثابت ہوگئی۔ اور عامۃ الناس نے اس پر غور کرنے کی زحمت گوارا نہ کی۔ کہ حضرت مرزا صاحب کیا عقائد پیش کرتے ہیں۔ اور کیا دلائل دیتے ہیں۔ وہ علماء کی چال کا شکار ہو گئے۔ اور انہوں نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ مرزا صاحب تو انگریزوں کی طرف سے کھڑے کئے گئے ہیں حالانکہ یہ بات سراسر جھوٹی اور بے حقیقت تھی۔ اگر انگریز نے کسی آدمی کو اس کام کے لئے مقرر کرنا تھا۔ تو وہ بہر حال ایسے شخص کو انتخاب نہ کر سکتا تھا۔ جو عوام کے عقائد کے خلاف عقائد پیش کرتا ہے۔ اور عوام کی خواہشات کے خلاف انہیں سیدھے راستے پر چلنے کی تاکید کرتا ہے۔ انگریز کی غرض کو پورا کرنے والے تو اس کے ڈھب کے ہزاروں آدمی تھے۔ اسے کیا ضرورت پڑی تھی۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو اس کام کے لئے مقرر کرتا۔ واقعاتی طور پر بھی یہ بات بے بنیاد بہتان ہے؛

مولوی صاحبان نے تو کہا کہ انگریزی حکومت نے مرزا صاحب کو اس لئے کھڑا کیا کہ مسلمانوں کو عیسائی بنایا جائے۔ مسلمانوں کے عقائد کو خراب کیا جائے۔ مگر آیئے آپ کو بتائیں کہ اس بارے میں عیسائیوں نے کیا نئی اور عجیب و غریب اپیج ایجاد کی ہے۔

عیسائی رسالہ المائدہ لاہور زیر عنوان "تحریک شدھی کا راز" لکھتا ہے۔

"یہ تحریک حکومت برطانیہ کی ایک سیاسی چال تھی۔ کیونکہ ہندوستان میں جب انگریزی دور دورہ تھا۔ تو کئی اعلیٰ خاندان مسیحیت کی طرف مائل ہو گئے۔ دھڑا دھڑ معززہستیاں اور چوٹی کے خاندانوں نے مسیحیت کو قبول کر لیا تو برطانیہ گورنمنٹ کو خدشہ لاحق ہوا کہ اگر سارا ہندوستان مسیحی ہو جائے۔ تو ہماری دال نہ گلے گی۔ چنانچہ بڑی تگ و دو کے بعد گورنمنٹ نے دو اشخاص کو اس مطلب کے لئے تیار کیا۔ کہ وہ اپنے اپنے مذہب کو ایک نرالے ڈھنگ سے عوام کے پیش کریں۔ یہ دونوں ہستیاں مرزا غلام احمد اور پنڈت دیانند تھے۔" (المائدہ ۳۰ نومبر ۵۴ء)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ عیسائیوں کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود مسلمانوں کو عیسائی بننے سے روکنے کے لئے کھڑا کیا گیا تھا۔ کیونکہ برطانیہ گورنمنٹ عیسائیت کی دشمن تھی۔ اور اگر سب عیسائی ہو جاتے۔ تو اس کی دال نہ گلتی۔ بلاشبہ یہ بیان خرافات سے کم نہیں۔ مگر اس سے یہ تو ظاہر ہے کہ مولویوں کی طرح پادریوں نے بھی ایک ... کی ہے

ماہنامہ خالد ربوہ

جلسہ سالانہ پر ماہنامہ خالد کے خریداران اپنا خریداری نمبر بتا کر دفتر خدام ... مرکزیہ نزد جلسہ گاہ مردانہ سے اپنا پرچہ حاصل کر لیں۔ باقی خریداران کو پرچہ جلسہ کے بعد بذریعہ ڈاک بھجوایا جائے گا۔

جن خریداران کے ذمہ خالد کی قیمت بقایا ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ براہ کرم جلسہ سالانہ پر آتے وقت خالد کی قیمت لیتے آئیں۔ یا کسی کے ذریعہ بھجوا دیں۔ اسی طرح ایسے احباب جن کے ذمہ بقایا نہیں۔ وہ سال رواں کی قیمت مبلغ -/۸/۴ پیشگی جمع کرا دیں تا وی پی نہ کرنا پڑے۔ جن کی طرف سے جلسہ پر قیمت وصول نہ ہوگی۔ جلسہ کے بعد ان کے نام وی پی کر دیا جائے گا

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

درخواستِ دعا

قاضی محمد برکت اللہ صاحب لاہور کے بھائی محمد حمید اللہ صاحب گزشتہ چند ماہ سے بیمار تھے۔ اب الحمد للہ کافی افاقہ ہے۔ احباب ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں؛

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں وغیرہ

(از مورخہ ۱۱/۱۲/۵۴ تا مورخہ ۱۳/۱۲/۵۴)

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست معہ رقوم درج کی جاتی ہے۔ جنہوں نے گزشتہ فہرست کے بعد دفتر حفاظت مرکز ربوہ میں درویشان قادیان کی امداد کے لئے رقوم ارسال کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بھائیوں اور بہنوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کی حاجات کو پورا فرمائے۔ اور ان کی رقوم کو قبول فرمائے۔ جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لے کر اپنے درویش بھائیوں کی امداد کی ہے۔ اب سردی کی آمد آمد ہے اور جلسہ سالانہ بھی قریب آ رہا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا تحریک کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس موقعہ پر اپنے درویش بھائیوں اور ان کے اہل و عیال کو یاد رکھیں۔ اور ان کی امداد کر کے اللہ تعالیٰ سے ثواب اور اجر حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو نیکی اور قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ مرزا عزیز احمد انچارج دفتر حفاظت مرکز (ہند) ربوہ ضلع جھنگ

نمبر	نام	رقم (روپے)
(۱)	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ منجانب اہلیہ صاحبہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ (صدقہ بکرا برائے درویشاں)	۳۰-۰-۰
(۲)	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم بی بی ایس میڈیکل کالج کراچی (صدقہ برائے غریب درویشاں)	۱۰-۰-۰
(۳)	حذیفۃ الرحمٰن صاحب معرفت پوسٹ بکس ۲۴۲ لاہور ″	۵-۰-۰
(۴)	ملک بہادر خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا منجانب صوفی محمد ابراہیم صاحب سرگودھا (امداد درویشاں)	۴-۸-۰
(۵)	ملک بہادر خان صاحب سیکرٹری مال منجانب قریشی محمد احسن صاحب سرگودھا ″	۷-۰-۰
(۶)	″ شیخ محمد رفیع الدین احمد صاحب	۱۰-۰-۰
(۷)	″ بابا فضل الدین صاحب	۲-۴-۰
(۸)	″ منشی غلام محمد صاحب ننگلی	۱-۲-۰
(۹)	″ راجہ محمود احمد صاحب چوہدری معہ اہلیہ صاحبہ و دختر	۹-۰-۰
(۱۰)	″ ڈاکٹر فضل مسعود احمد صاحب	۲-۰-۰
(۱۱)	″ ماسٹر محمد الدین صاحب انور	۱-۰-۰
(۱۲)	″ حوالدار نور احمد صاحب عابد	۴-۰-۰
(۱۳)	″ اہلیہ صاحبہ حکیم محمد الدین صاحب مرحوم	۲-۰-۰
(۱۴)	″ شیخ ثناء اللہ صاحب	۱-۰-۰
(۱۵)	″ ڈاکٹر حاجی جنود اللہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۱-۸-۰
(۱۶)	″ ماسٹر محمد عمر صاحب انور	۱-۰-۰
(۱۷)	″ انوری بیگم صاحبہ	۰-۸-۰
(۱۸)	″ ملک طاہر احمد صاحب	۱۰-۱۰-۰
(۱۹)	″ حلیمہ بیگم بنت ملک بہادر خان صاحب	۰-۸-۰
(۲۰)	″ چوہدری حاکم علی صاحب	۲-۰-۰
(۲۱)	″ عنایت اللہ صاحب B.S.C	۵-۰-۰
(۲۲)	شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ و حاجی فضل الرحمٰن صاحب پراچہ بواسطہ مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ سرگودھا (کھانا درویشاں)	۱۰۰-۰-۰
(۲۳)	سید مقصود احمد شاہ صاحب عزا جہلم روڈ راولپنڈی (صدقہ عام)	۲۱-۰-۰
(۲۴)	میاں مراد علی صاحب کارکن دفتر حفاظت مرکز ربوہ (امداد درویشاں)	۱-۰-۰
(۲۵)	محمد اسمٰعیل صاحب معرفت ایم۔ اے مرزا اینڈ سنز چمن بلوچستان (صدقہ عام)	۱۰-۰-۰
(۲۶)	پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ (امداد درویشاں)	۵-۰-۰
(۲۷)	عبد الرحمٰن صاحب نائب تحصیلدار تاندلیانوالہ منجانب نعیم الرحمٰن صاحب ملتان چھاؤنی ″	۵-۰-۰
(۲۸)	حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ میر بشیر عالم صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی گولیکی گجرات (نذرانہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب)	۵-۰-۰
(۲۹)	″ ″ منجانب عزیزہ نادرہ بیگم صاحبہ و امۃ العزیز صاحبہ (امداد درویشاں)	۵-۰-۰
(۳۰)	بے جی میر صاحب معرفت میر محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر پسرور سیالکوٹ ″	۵-۰-۰

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

اسلام کے نام پر

ٹائمز آف کراچی کے ایک اداریہ کے ترجمہ کی ایک قسط کل شائع ہو چکی ہے۔ باقی حصہ درج ذیل ہے

(۲)

اس ضمن میں یہ بھی پوچھا گیا ہے۔ کہ اسلامی مملکت کی تعریف کیا ہے۔ اس سوال کا وسیع اور عام الفاظ میں یہ جواب دیا جا سکتا ہے۔ کہ کوئی ایسی مملکت جس پر مسلمان حکمران ہوں۔ وہ اسلامی مملکت کہلاتی ہے علمی شعوری اور آئینی اصطلاح میں اس قسم کا مسئلہ خالصۃً رائے اور ذاتی نقطۂ نظر کا مسئلہ بن جاتا ہے۔ چونکہ اسلام میں کلیسائی نظام کا وجود نہیں اس لئے اس کی سیاست میں مذہبی پیشواؤں کا کوئی ایسا ادارہ بھی نہیں جسے ایسے مسئلہ پر فتویٰ دینے کی پوزیشن حاصل ہوتی ہے۔ عوام زیادہ سے زیادہ علماء کے علم و فضل سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ مولانا مودودی یا مولانا احتشام الحق کی قسم کے لوگوں کے اس دعویٰ سے عام گڑبڑ پیدا ہوئی کہ ان کی رائے مستند اور صائب ہے۔ جس کے سامنے لوگوں کو سر تسلیم خم کر دینا چاہیئے اس قسم کے مذہبی علماء کے کئی مکتب خیال ہیں۔ جو ایک دوسرے سے ہمیشہ برسر پیکار رہتے ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے ایک گروہ یا دوسرے گروہ کی رائے واجب التعظیم اور ثقہ کیوں تسلیم کی جائے جب کہ اسلام اس کی اجازت بھی نہیں دیتا۔ ہماری سوسائٹی جیسے وسیع الخیال معاشرے کے لئے جو ملائیت کے بندھنوں سے آزاد ہے۔ یہ کہیں موزوں ہے۔ کہ اس مسئلہ کو اصول اجماع کے مطابق تمام مسلمانوں کے سامنے رکھا جائے۔ اور ان لوگوں کی مداخلت سے جو اس مسئلہ پر کامل دسترس رکھتے ہوں۔ عوام کے مختلف عقائد پر مائل کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان میں اسلامی مملکت قائم کئے جانے کے سوال پر بحث و تمحیص اس لئے پیدا نہیں ہوئی ہے۔ کہ اس کی موزونیت پر کوئی جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ بلکہ اسلامی مملکت کی صحیح تشکیل کے سلسلہ میں جو اجارہ دارانہ نوعیت کے مطالبات پیش کئے گئے تھے ان پر بحث مباحثہ شروع ہو گیا تھا۔ اس شور و شغب میں جماعت اسلامی پیش پیش تھی۔ یہ اسلوب ملک کے لئے سر تا سر غلط اور تباہ کن نتائج کا حامل ہے۔ عوام کو پورا حق حاصل ہے۔ کہ وہ ایک مشورہ یا دوسرے مشورے پر کان دھریں۔ یا ان میں سے کسی ایک کو ٹھکرا دیں۔ اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ آخری اختیار عوام ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اسلام کے متعلق مشترکہ اور متحدہ طور پر رائے زنی کرنے اور افہام و تفہیم کے لئے موجودہ وقت کے پارلیمانی اداروں میں بحث و مباحثہ کے بہتر مواقع میسر آ سکتے ہیں۔

اس بحث سے دو نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ ہمارے خیال میں ایک مسلم معاشرے میں کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں۔ کہ وہ مختلف عناصر کو مجتمع کرنے کی غرض سے اسلام کے نام پر سیاسی جماعتوں کو معرض وجود میں لائے۔ خواہ ان جماعتوں کا پروگرام سماجی اور اخلاقی بہبود کے اسلامی مقاصد سے آراستہ کیا جا سکتا ہو۔ ریاست میں یہ عام بات ہے۔ کہ سیاسی جماعتیں نکتہ چینی۔ باہمی آویزش اور دشنام طرازی میں مصروف ہیں۔ انگلستان میں ٹوری جماعت سوشلسٹوں کو فتنہ پرداز۔ بد امنی پسند اور ہیچ قسم الزامات کا مورد قرار دے سکتی ہے۔ اور اس کے جواب میں قدامت پسندوں پر یہ طنز کی جا سکتی ہے کہ وہ تنگی انقلاب۔ سرمایہ پرست وغیرہ ہیں۔ سب بتایئے کہ جماعت اسلامی جیسی کوئی جماعت اسلام کا پرچم اٹھائے اپنے مخالفوں کو کس نام سے یاد کر سکتی ہے یہی نا کہ جو لوگ اس جماعت کے حلقہ بگوش نہیں۔ انہیں کافر۔ ملحد وغیرہ کے خطابات سے نوازا جا سکتا ہے۔ در حقیقت اس قسم کی اصطلاحات کا استعمال جماعت اسلامی کی طرف سے آئے دن ہوتا رہتا ہے۔ اس جماعت کے ترجمان نے آئے دن لوگوں کو اسی قسم کے خطابات سے یاد کیا ہے۔ جو موجودہ دستور میں ترمیم کے خواہشمند تھے۔ مسلم معاشرے میں ایسی صورت حال کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہے کسی شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ کسی مسلمان کو کافر کہے۔ جماعت اسلامی ان اشخاص کو خارج از اسلام قرار دیتی ہے۔ جو اس کے حلقہ رکنیت میں داخل نہیں۔ اس نظریئے کی قانونی طور پر ممانعت کی جانی چاہیئے۔ لیکن یہ پابندی ان مذہبی اور تعلیمی اداروں یا جماعتوں پر عائد نہیں کی جانی چاہیئے۔ جن کا مقصد و مدعا یہ ہو۔ کہ عوام کو اسلام اور اس کی قدروں سے روشناس کرایا جائے۔ ہمارا اعتراض صرف سیاسی جماعتوں کے متعلق ہے۔

دوسرا نتیجہ اس بات پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جو ہم پہلے عرض کر چکے ہیں یعنی کسی ایک کی رائے دوسرے سے زیادہ قابل قبول کیوں ہو۔ سیاسی بات کا دوسرا پہلو یہ ہے۔ کہ ہمارے ہاں جو علمیت موجود ہے۔ اس کی صنف اور معیار کیا ہے۔ رائے اور نظریہ بہت حد تک ماحول پر منحصر ہوتا ہے۔ غیر ملکی حکومت لازماً ذہنوں کو متاثر کرے گی۔ لہٰذا یہ شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ کہ ایسے حالات میں قطعاً آزادانہ روش کے مفکر پیدا ہوں۔ اقبال ایک ایسے مفکر ہیں۔ وہ ہر شے پر ایک وطنی مسلم زاویئے سے نظر ڈالتے ہیں لیکن ان کی معاشت ایک اور حقیقت بھی واضح کرتی تھی۔ اور وہ مغربی تمدن کی روح سے ان کی کامل آگاہی اور اس کا لامحدود علم تھا۔ اسلامی مقامات نظر کی پوری روشنی رکھتے ہوئے وہ مغربی اقدار کو نہایت آزادانہ طریقے سے پرکھنے کی اہلیت رکھتے تھے۔ انہوں نے عمر بھر مذہبوں اور تمدنوں کا مطالعہ و موازنہ کیا۔ وہ جن نتائج پر پہنچے۔ وہ قطعاً ان کے اپنے تھے۔ اس پر بھی انہوں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہی آخری ہیں۔ اپنے لیکچروں میں انہوں نے بالوضاحت یہ بات کہی ہے کہ دوسرے لوگ جو زیادہ اہلیت کے مالک ہو سکتے ہیں سے مقامات نظر سے آغاز نہ کریں۔ مہذا دو شرائط مستند رائے دینے کے لئے ضروری ہیں پہلی یہ کہ ہم چونکہ ابھی غیر ملکی حکومت سے آزاد ہوئے ہیں۔ اس لئے اس کے سیاسی و فکری اثرات ابھی باقی ہیں۔ جو لوگ ہم میں بہت ممتاز ہیں۔ وہ یہی کرتے ہیں کہ کسی نہ کسی بات پر کسی نہ کسی مغربی عالم کا حوالہ دے چھوڑتے ہیں۔ بالعموم حالت یہی ہے۔ لیکن جو لوگ مستند رائے رکھنے کے دعویدار ہیں۔ ان کا نقد علم بہت ہی کم ہے۔ مثلاً کسی مودودی یا احتشام الحق کا کاسرمایہ علم کتنا ہوتا ہے؟ اس کے بارے میں کوئی شخص یقینی طور پر نہیں بتا سکتا۔ کہ وہ اپنے خاص حلقہ علم میں کتنی استعداد رکھتے ہیں۔ لیکن وہ وقت کے تقاضوں سے یقیناً اور قطعی طور پر بے بہرہ ہیں جس میں وہ زندگی گذار رہے ہیں۔ اور جس میں ہمارا اسلامی معاشرے کا تجربہ جاری ہے۔ قرآن کریم کو محض عربی زبان ہی میں نہیں سمجھا جا سکتا۔ بلکہ اس کے ادراک کے لئے انسان کے تمام ذخیرہ علم اور روز افزوں معلومات کی روشنی درکار ہے۔ کیونکہ یہ مقدس کتاب انسانی معاملات پر روشنی ڈالتی ہے۔ جن کے پیچھے اس کی روحانی قوت کا پس منظر ہونا چاہیئے۔ اسلام کا ادراک اتنے ذخیرہ علم کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اور اسے ایک معاشری اور سیاسی نہج پر ڈالنا تو اور بھی دشوار ہے

لہٰذا ہمارا مشورہ یہی ہے۔ کہ ہمیں آج کی دنیا کو سمجھنے میں استقلال اور مسلسل کاوش سے کام لینا چاہیئے جوں جوں وقت گذرے گا۔ اور ہمیں اپنی سیاسی آزادی میں زیادہ اعتماد اور ادراک حاصل ہوگا۔ ہم آزادانہ قائم کرنے کے زیادہ اہل ہوں گے۔ فی الحال ہم جس بات پر زور دیتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ قرآن کریم کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ زندگی کی اساسی وحدت پر یقین رکھتے ہوئے علم جدید حاصل کیا جائے۔ کیونکہ اسلام مادی اور روحانی۔ دنیاوی اور سماوی اشیاء کی تفریق کو تسلیم نہیں کرتا۔ جب ایسے علم سے آراستہ لوگ زیادہ تعداد میں پیدا ہوں گے۔ تو معاشرے پر لازماً ان کا اثر ہوگا۔ جس سے مجلس قانون ساز بھی خارج نہیں۔ جو بلند تر ہوتے ہوئے تفکر کے درجے کے مطابق بنائے گی جس طرح معاشرہ افراد کی تگ و دو سے بہتر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ افراد کی فراست سے زیادہ باشعور بھی ہو جائیگا ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس عمل کا اجرا کر دیں۔ کیونکہ ہمیں علم کی بے حد ضرورت ہے۔ قومی ترقی کے اس مرحلے پر ہمیں جو اپنا فرض سمجھنا چاہیئے۔ وہ اول تو یہ ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کے لئے ایک مضبوط اور ہر اعتبار سے مجتمع ملک چھوڑیں دوسرے انہیں علم کا کچھ نہ کچھ ذخیرہ دیں۔ جو ان کے کام آئے۔ بجائے اس کے کہ انہیں محدود فہم اور محض جہالت سے پیدا شدہ بندھی ٹکی آراء دی جائیں ہمیں ہرگز یہ حق حاصل نہیں ہے۔ کہ ہم آئندہ نسلوں کو نام نہاد اسلامی قوانین میں جکڑ دیں۔ جو نیم پختہ خیالات کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں۔ وہ شخص جو ہمارے علماء کو انکسار کا درس دے گا۔ اسلام کا سب سے بڑا خادم ہوگا۔

فہرست امداد درویشان (بقیہ صفحہ ۵)

(۳۱) محمد صدیق صاحب ع ۱۰۷ اسلام پور ڈھاکہ (امداد درویشان) ۰ــ۰ــ۱۰

(۳۲) ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب سنجر چانگ سندھ بمد حفاظت مرکز (تفصیل دریافت کی گئی ہے) ۰ــ۰ــ۱۰

(۳۳) امۃ العزیز صاحبہ بنت چوہدری محمد نذیر صاحب لاہور ہاؤس قادیان حال لائلپور (صدقہ برائے غرباء درویشان) ۵/-

(۳۴) مستری محمد ابراہیم صاحب ٹال والا ربوہ (امداد درویشان) ۰ــ۰ــ۵

(۳۵) چوہدری عبد الوحید خان صاحب لیبر انسپکٹر جھنگ (صدقہ برائے غرباء درویشان) ۵/۰

(۳۶) احمد دین صاحب کوچہ چغتیاں اندرون موچی دروازہ لاہور (امداد درویشان) ۵/-/-

(۳۷) رستم علی صاحب گوٹھ جمال دین صاحب ضلع نواب شاہ سندھ (امداد درویشان) ۹۸/۸/-

(۳۸) ملک سراج دین صاحب معرفت ملک عنایت اللہ صاحب ہیرو شادی سندھ " ۰ــ۰ــ۳

(۳۹) ملک عنایت اللہ صاحب " " " " " ۰ــ۰ــ۲

(۴۰) ملک منیر احمد صاحب شاد " " " " " ۰ــ۰ــ۲

(۴۱) ملک حبیب اللہ صاحب " " " " " ۰ــ۰ــ۱

(۴۲) ملک نور الدین صاحب " " " " " ۰ــ۰ــ۱

(۴۳) ملک بشیر احمد صاحب " " " " " ۰ــ۰ــ۱

(۴۴) اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ (صدقہ عام) ۰ــ۰ــ۵

(۴۵) جمیل احمد۔ ذکی احمد پسران چوہدری بشیر احمد صاحب ظفر آباد اسٹیٹ سندھ {عطیہ برائے درویشان قادیان} ۰ــ۰ــ۱۰

(۴۶) مخدوم نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی میانی ضلع شاہ پور منجانب ہمشیرہ خورشید خانم صاحبہ {صدقہ بکرا برائے درویشان قادیان} ۰ــ۱۰ــ۲۹

(۴۷) محمد اسمٰعیل صاحب معرفت ایم۔ اے مرزا اینڈ سنز۔ چمن بلوچستان {صدقہ عام} ۰ــ۰ــ۱۰

262

پاکستان کے دونوں حصوں میں آزادانہ تجارت کیلئے ایک علاقائی دفتر قائم کر دیا گیا

کراچی ۱۷ دسمبر۔ تاجروں کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور مطالبوں کے پیش نظر حکومت پاکستان نے ایک علاقائی دفتر کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو پاکستان کے دونوں بازوؤں کے درمیان تجارت پیشہ حضرات کو سہولتیں مہیا کرے گا۔ یہ دفتر مشرقی پاکستان میں قائم کیا جائے گا۔ مذکورہ دفتر پاکستان کے دونوں منطقوں کے درمیان آزادانہ تجارت اور باہمی اعتماد کی فضا قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور مشرقی پاکستان کے تاجروں کو غیر ملکی تجارت میں بھی مدد پہنچائے گا۔ ڈپٹی پروموشن اور کمرشل انٹیلیجنس کے ایک ڈپٹی ڈائرکٹر اس دفتر کی نگرانی کریں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ اسی قسم کا ایک دفتر مغربی پاکستان میں بھی قائم کرنے کے منصوبے پر غور و خوض ہو رہا ہے۔

پاکستان سعودی عرب کو فنی امداد دیگا

کراچی ۱۷ دسمبر۔ پاکستان نے عالم اسلام کے ساتھ جذبہ اخوت کا اظہار کرتے ہوئے سعودی عرب کو فنی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مرکزی انجینئرنگ اتھارٹی کا صدر جو پاکستانی مشن کے ساتھ سعودی عرب گئے تھے کی مجوزہ ترقی کے متعلق اپنی اجمالی رپورٹ ہفتہ بھر تک حکومت کو پیش کر دیں گے۔

اس رپورٹ کا تعلق سعودی عرب میں تعلیم زراعت آبپاشی اور صنعت کی موجودہ حالت سے ہے۔

پاکستان کے نصف درجن ماہرین سعودی عرب کی حالت کا تفصیلی جائزہ لے رہے ہیں۔ ان ماہرین میں انجینئر۔ زراعتی ماہر طبقات الارض بھی شامل ہیں۔ ان ماہروں کی تیار کی ہوئی تفصیلی رپورٹ چھ مہینے تک مکمل ہو جائے گی۔

نہرو علی ملاقات فروری میں ہوگی!

نئی دہلی ۱۷ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ پنڈت نہرو نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کو ان کے خط کا جواب بھیج دیا ہے۔ پنڈت نہرو نے دونوں وزرائے اعظم کی ملاقات کی تجویز کا خیر مقدم کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ وہ کانگرس کے سالانہ اجلاس اور دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کی وجہ سے جنوری کے آخر تک مصروف رہیں گے۔

پنڈت نہرو نے اپنے خط میں بہت سے معاملات کا ذکر کیا ہے۔ جن میں متروکہ املاک اور سفر سے متعلق امور بھی شامل ہیں۔ خیال ہے۔ کہ اگر پنڈت نہرو کی مصروفیت کی وجہ سے بات چیت جنوری میں نہ ہو سکی تو یہ غالباً فروری میں ہوگی۔ زیادہ امکان ہے کہ بات چیت نئی دہلی میں ہوگی۔

لاہور ایک یونٹ کا دار الحکومت ہوگا

کراچی ۱۷ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک یونٹ بننے کے بعد ایک عبوری حکومت قائم کی جائے گی۔ ایک یونٹ کے قیام کے سلسلہ میں آئینی اور دوسرے انتظامات کا انتظار نہیں کیا جائے گا۔ اور انہیں بعد میں طے کر لیا جائے گا۔ یہ بات اب پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے۔ کہ ایک یونٹ کا پہلا دار الحکومت لاہور ہوگا۔ سر دست موجودہ حالات میں متعلقہ حکام کا انتخاب بھی معلوم ہوتا ہے۔ مرکز اور مجوزہ یونٹ میں اختیارات کی تقسیم کے سلسلہ میں موجودہ انتظام کو ہی فی الحال برقرار رکھا جائیگا۔

ایران کے کمیونسٹ لیڈر کی گرفتاری

تہران ۱۷ دسمبر۔ فوجی حکام نے بتایا ہے کہ ایران کے مشہور کمیونسٹ لیڈر جعفری نے اپنے آپ کو فوجی حکام کے حوالے کر دیا ہے۔ جعفری نے بتایا ہے۔ کہ کمیونسٹ پارٹی نے اسے فوجی گورنر جنرل کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔ جعفری نے کمیونسٹوں کی اس دہشت پسند کمیٹی کے ممبروں کے نام بھی بتائے ہیں۔ جنہوں نے حکومت کے مختلف افسروں کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔

سوئی گیس کے استعمال سے ۳۲ لاکھ پونڈ زرمبادلہ کی سالانہ بچت ہوگی

لاہور ۱۷ دسمبر۔ پاکستان کی معدنی صنعت میں سب سے زیادہ قابل ذکر ترقی سوئی گیس کے کارخانے کے قیام سے ہوئی ہے۔ یہ کارخانہ ساٹھ برس تک بلا روک اسی کروڑ مکعب فٹ گیس ہر روز مہیا کر سکتا ہے۔ اس گیس کی جلنے کی قوت سولہ لاکھ ٹن کوئلے کے برابر ہے۔

ایک غیر ملکی ماہر کی تجویز پر حکومت پاکستان نے کراچی میں گیس مہیا کرنے کے لئے پائپ لائن بچھانے کی تجویز منظور کر لی ہے۔ پائپ لائن بچھانے پر ننے لاکھ پاؤنڈ خرچ ہوں گے۔ حکومت پاکستان نے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عالمی بنک سے پچاس لاکھ پونڈ قرضے کا مطالبہ کیا ہے۔ پاکستان کی صنعتی مالیاتی کارپوریشن۔ دولت مشترکہ کی مالیاتی کارپوریشن اور برماآئل کمپنی نے اس منصوبے میں دس دس لاکھ پونڈ لگانے کی پیش کش کی ہے۔ پاکستانی سرمایہ کار دس لاکھ سے باقی ماندہ دس لاکھ پونڈ سرمایہ لگانے کی جو پیش کش کی گئی تھی۔ وہ کامیاب رہی ہے۔ اور اس مقصد کیلئے پاکستانی سرمایہ کاروں نے ساڑھے لاکھ پونڈ کی پیش کش کی ہے۔ سوئی گیس کو کام میں لانے سے پاکستان کی اقتصادی ترقی میں قابل قدر * اضافہ ہوگا۔ اور اس کے استعمال سے پاکستان ہر سال تقریباً تیس لاکھ پونڈ زرمبادلہ بچا لیا کرے گا۔ جو کوئلے کی درآمد پر خرچ ہوتا ہے۔

جنوری میں پرتگالی مقبوضات پر پھر حملہ کیا جائے گا

نئی دہلی ۱۷ دسمبر۔ ہندوستان میں پرتگالی مقبوضات کے مستقبل کے متعلق پرتگال اور ہندوستان میں "جنگ" کا دوسرا دور شروع ہونے والا ہے۔ ہندوستان کی گوا ایکشن کمیٹی نے جو منصوبہ بنایا ہے۔ اس کے مطابق جنوری میں دوسرے حملے کا آغاز کر دیا جائے گا۔ پرتگال اور ہندوستان کے درمیان جنگ کے پہلے دور میں ہندوستان کو منہ کی کھانی پڑی تھی۔ حال ہی میں بمبئی میں گوا ایکشن کمیٹی کے متعدد اجلاس ہوئے جس میں تحریک آزادی کے سلسلہ میں سرگرمیوں کو زیادہ تیز کرنے کے لئے منصوبہ بنایا گیا۔ نیشنل گوا کانگرس کے صدر نے پنڈت نہرو کے ساتھ ملاقات کے بعد بتایا ہے۔ کہ کانگرس نے تحریک کو از سر نو منظم کرنے کے لئے ایک منصوبہ بنایا ہے۔ جو پہلے سے زیادہ خطرناک اور جارحانہ ہوگا۔

ان سرگرمیوں کے سلسلہ میں حکومت پرتگال نے ہندوستان سے جو احتجاج کیا تھا۔ حکومت ہند نے اس کے جواب میں پرتگال کو متنبہ کیا ہے کہ وہ ایسی کوئی کارروائی نہ کرے۔ جس کا گوا اور ہندوستان کے لوگوں پر شدید ردعمل ہو۔ اس صورت حال سے حکومت پرتگال بھی بے خبر نہیں۔ اور پرتگال کے وزیر اعظم نے اپنی پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ اگر ہندوستان جنگ کرنا چاہتا ہے۔ تو ہم آخری وقت تک لڑیں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ پنڈت نہرو کو دو ہی راستے سوجھتے ہیں۔ یا تو بات چیت یا جنگ۔ بات چیت ہمیں منظور نہیں چنانچہ پنڈت نہرو کے لئے دوسرا راستہ جنگ رہ جاتا ہے۔ لیکن ہندوستان جنگ سے ڈرتا ہے۔ اس لئے اب ہندوستان نے سرد جنگ شروع کر دی ہے۔ اقتصادی بائیکاٹ ناکام رہا ہے۔ اور اب یہ سرد جنگ بھی ناکام ہو کر رہے گی۔

جون تک پاکستان میں انڈسٹریل بنک قائم ہو جائے گا!

لاہور ۱۷ دسمبر۔ نیشنل بنک آف پاکستان کے منیجنگ ڈائرکٹر مسٹر اے مہاجر نے انکشاف کیا ہے۔ کہ عنقریب پاکستان میں ایک انڈسٹریل بنک قائم ہو جائے گا۔ جو صنعت و حرفت کی امداد کے لئے مخصوص ہوگا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ مجوزہ بنک جون ۱۹۵۵ء تک کام شروع کر دے گا۔

مسٹر مہاجر نے یہ انکشاف ایک تقریب میں کیا جو ان کے اعزاز میں مقامی تاجروں کی طرف سے منعقد کی گئی تھی۔ انہوں نے بتایا۔ کہ مجوزہ انڈسٹریل بنک کا نصف سرمایہ ملک کے اندر سے حاصل کیا جائے گا۔ اور نصف بیرونی ممالک سے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ عالمی بنک کی طرف سے مجوزہ انڈسٹریل بنک کے لئے ۳ کروڑ روپے کا زرمبادلہ فراہم کیا جائیگا حکومت پاکستان بھی ۲ کروڑ روپیہ دیگی علاوہ ازیں سٹیٹ بنک آف پاکستان کی طرف سے نہایت سستے نرخوں پر سرمایہ مہیا کیا جائیگا۔ حکومت کی طرف سے جو سرمایہ دیا جائیگا۔ وہ پندرہ سال کے بعد اقساط میں واجب الادا ہوگا۔ مجوزہ بنک ملک میں صنعت و حرفت کی امداد اور سہولت ...

ڈاکٹروں کو دولت جمع کرنے کی بجائے خدمت خلق نصب العین بنانا چاہئے

لاہور ۱۷ دسمبر۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر شجاعت علی نے آج شب اپنی طالبات کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ وطن عزیز کے ادنیٰ و متوسط طبقہ کے مریضوں سے فیس وصول نہ کریں۔ اور انہیں غیر ضروری معائنہ کے لئے لیبارٹریوں میں جانے کی زحمت نہ دیں۔ کیونکہ یہ لوگ اخراجات کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ آپ نے کہا۔ کہ ہمارا پیشہ معزز ترین تصور ہوتا ہے۔ اس پیشہ کا دستور العمل محض دولت جمع کرنے کی بجائے خدمت خلق ہونا چاہیئے۔ پرنسپل شجاعت علی نے کالج سٹوڈنٹس یونین کے سالانہ ڈنر کے موقعہ پر اس امر پر افسوس ظاہر کیا۔ کہ ہمارے ہاں بعض ڈاکٹروں نے زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرنا اپنا نصب العین بنا رکھا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ بھاری فیس وصول کرنے کے باوجود یہ لوگ مناسب محنت سے مرض کی تشخیص کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ اور غریب مریضوں کو مختلف معائنوں کے لئے لیبارٹریوں میں بھیجتے ہیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر غریب عوام میں یہ تاثر پیدا ہو گیا ہے۔ کہ بڑے ڈاکٹروں اور لیبارٹریوں میں کام کرنے والے اصحاب نے محض دولت جمع کرنے کے لئے گٹھ جوڑ کر رکھا ہے۔

ہندوستانی پارلیمنٹ کے سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ ہندوستان کی پارلیمنٹ کی تاریخ میں ہفتہ کو پہلی بار لوک سبھا کے اسپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی جائے گی۔ عدم اعتماد کی اس تحریک پر کمیونسٹ پرجا سوشلسٹ اور ہندو مہا سبھا کے ۲۱ ممبران کے دستخط ہیں۔ تحریک عدم اعتماد کو لوک سبھا میں پیش کئے جانے والے کاغذات میں شامل کر لیا گیا ہے۔

اس تحریک عدم اعتماد میں اسپیکر پر جانبداری کا الزام لگایا گیا ہے۔ نیز یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ ممبران کے حقوق میں مداخلت کرتے ہیں اور تمام نزاعی معاملات میں سرکاری ترجمان کے بیانوں کی حمایت کرتے ہیں۔ تحریک عدم اعتماد میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ اسپیکر کی یہ تمام کارروائیاں ایوان کے ٹھیک سے کام کرنے میں رکاوٹ ڈالتی ہیں۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ اسپیکر کو ان کے عہدہ سے ہٹا دیا جائے۔ طریق کار کے مطابق تحریک عدم اعتماد کو ایوان میں پیش کرنے کے لئے کم سے کم ۵۰ ممبروں کی حمایت حاصل ہونی ضروری ہے۔ اگر تحریک عدم اعتماد کو ۵۰ ممبران کی حمایت حاصل ہو گئی۔ تو اسپیکر اس تحریک پر غور کرنے کے لئے ایک تاریخ مقرر کریں گے۔ اور جب اس تحریک پر بحث ہو گی۔ تو اسپیکر کے سوا کوئی دوسرا شخص اجلاس کی صدارت کرے گا۔

بقیہ لیڈر (صفحہ ۳ سے آگے)

اور یہ اعتراض کرنل ناصر کو سوجھا نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اخوان اسکی حکومت کے خلاف بھی تشدد استعمال کر رہے تھے۔

بہرحال ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ مصر میں جو واقعات ہوئے ہیں۔ وہ نہایت دردناک ہیں۔ اسلامی ممالک کو چاہیئے کہ ان سے عبرت حاصل کریں۔ اور کسی جماعت کو انہیں ملک میں انتشار اور فرقہ وارانہ منافرت پیدا کرنے کا ذریعہ بنانے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ کوہستان نے "احمدیوں" وغیرہ پر جو اتہام لگایا ہے۔ یہ سراسر جھوٹا ہے۔ اور اس کی غرض احمدیوں کے خلاف منافرت پیدا کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ کوہستان نے اپنے نوٹ کے آخر میں اخوان کے خلاف جامعہ ازہر کے علماء کے فتووں کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھتا ہے

"انہی علماء نے فاروق کو بیک جنبش قلم سید بنا دیا تھا۔ اور انہی نے اقتدار کے بل پر انہیں مردود اور انہی نے اقتدار کے خاتمے پر انہیں مردود بنا دیا۔"

جامعہ ازہر دنیا میں سب سے بڑی اسلامی درسگاہ ہے۔ جب کوہستان اور اخوان کے خیر خواہوں کے نزدیک اس عظیم الشان جامعہ کے علماء کا یہ حال ہے۔ تو پھر بتایئے۔ علماء کے فتاویٰ کیا معنی رکھتے ہیں۔ اور ان کی بنا پر دوسروں کے خلاف مطالبات کی کیا حقیقت ہو سکتی ہے؟

اردو عوامی زبان ہے اور ہندو مسلم اتحاد کی نشانی ہے

ناگپور ۷ دسمبر۔ ناگپور یونیورسٹی کانووکیشن ہال میں بزم ادب اردو ناگپور یونیورسٹی کا جلسہ ہوا جس میں سرکردہ اشخاص موجود تھے۔ صدر بزم ادب نے معزز مہمان جناب لیفٹیننٹ کرنل پنڈت کنجی لال دوبے صاحب وائس چانسلر ناگپور یونیورسٹی۔ اسپیکر مدھیہ پردیش اسمبلی کا تعارف کرایا۔ جناب پنڈت کنجی لال دوبے نے اردو زبان کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے امیر خسرو اور ولی دکھنی کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اردو شیریں اور نہایت دلکش زبان ہے۔ اردو ایک عوامی زبان ہے۔ جو ہندو مسلم اتحاد کی نشانی ہے۔ ہندی اور اردو زبانیں دراصل دو سگی بہنیں ہیں۔ ان دونوں زبانوں کو فروغ دینے کے لئے ہمیں زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔

ہند اور ایران کے درمیان معاہدہ تجارت و جہاز رانی

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ ہند اور ایران کے درمیان تہران میں تجارت اور جہاز رانی کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر تارا چند سفیر ہند متعینہ ایران نے تہران ریڈیو سے اور مسٹر انیل کے چندا نائب وزیر خارجہ ہند نے آل انڈیا ریڈیو سے تقریر کرتے ہوئے اس معاہدہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ ایرانی سفیر مامور ہند مسٹر حکمت نے بھی آل انڈیا ریڈیو سے اس سلسلہ میں ایک تقریر کی۔ اور اس معاہدہ کا خیر مقدم کیا۔

ہندوستان سے ہاتھیوں کی برآمد

نئی دہلی ۱۶ دسمبر۔ وزیر خوراک و زراعت مسٹر جین نے لوک سبھا میں ایک سوال کے تحریری جواب میں بتایا۔ کہ اپریل ۱۹۵۲ء سے ستمبر ۱۹۵۳ء تک ہندوستان سے ۱۳۲ ہاتھی برآمد کئے گئے۔ اکتوبر ۱۹۵۳ء سے ہاتھیوں کے کنٹرول سے ۴ پابندی ہٹا لی گئی ہے۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۵۳ء کے بعد کے اعداد و شمار نہیں مل سکے۔

بھارت اور مغربی پاکستان کے درمیان براہِ راست ٹرین سروس کی توقع

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ نائب وزیر ریلوے مسٹر الاگیسن نے آج وقفہ سوالات میں بتایا۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کے درمیان ایک کانفرنس میں دونوں ملکوں کے درمیان جلد ہی امرتسر لاہور لائن پر براہِ راست ٹرینیں چلانے کے سوال پر بات چیت ہو گی۔

پاکستان میں ہندوستان کے نئے ڈپٹی ہائی کمشنر

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ مسٹر نرمل کانتی رائے چودھری آئی سی ایس کو جو آج کل ضلع ہگلی میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہیں۔ پاکستان میں ہندوستان کا ڈپٹی ہائی کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ڈھاکہ میں رہیں گے۔ اور جلد ہی اپنا یہ عہدہ سنبھال لیں گے۔